سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ۴۰

حقیقتِ شکر

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال، کراچی

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۴۰

حقیقتِ شکر

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

www.khanqah.org

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے
بہ امیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

وعظ : حقیقتِ شکر

واعظ : عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وعظ : ۳۰/ شوال المکرم ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۶/ جنوری ۲۰۰۱ء بروز جمعہ

مقام : مسجد اشرف خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

مرتب : حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب مدظلہ خلیفہ مُجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ اشاعت : ۵/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۵/ فروری ۲۰۱۵ء

زیرِ اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس: 11182 رابطہ: +92.21.34972080، +92.316.7771051

ای میل: khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

حقیقتِ شکر

۳۰/ شوال المکرم ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۶/ جنوری ۲۰۰۱ء بروز جمعہ بوقت ڈھائی بجے دوپہر
بمقام مسجدِ اشرف گلشن اقبال ۲، کراچی

آٹھ ماہ کی علالت کے بعد آج الحمدللہ تعالیٰ مرشدی و مولائی عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دام ظلہم العالی نمازِ جمعہ کے لیے وہیل چیئر پر خانقاہ گلشن اقبال کی مسجدِ اشرف میں تشریف لائے۔ حضرت والا کو دیکھ کر لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور بہت سے لوگ غلبۂ خوشی میں رونے لگے۔ بعد نماز تھوڑی دیر حاضرین کرام سے شکر کی حقیقت پر نہایت مؤثر اور عجیب و غریب خطاب فرمایا۔ (مرتب)

(حضرت والا نے بھرائی ہوئی آواز میں فرمایا کہ) آج خوشی کا دن ہے کہ میں مسجد میں نظر آیا ہوں، یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور کرم ہے کہ آٹھ ماہ کے بعد آج مسجد میں جمعہ پڑھنے کی توفیق بخشی، اس لیے اب اس کے شکریہ میں کیا بیان ہونا چاہیے؟ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ[1] اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم نعمتوں پر شکر ادا کرو گے تو ہم تم کو اور زیادہ دیں گے اور ہر عضو کا شکر الگ الگ ہے، سر کا شکریہ یہ ہے کہ سر مطابق بڑے سر (Sir) کے ہو یعنی تابعِ حکمِ الٰہی ہو، سر پر انگریزی بال نہ ہوں، چھوٹے بال ہوں تو سب برابر ہوں یا کان کی لَو تک بڑے بال ہوں یا بالکل نہ ہوں، سر منڈا دیجیے لیکن انگریزی بال نہ ہوں۔

سر کے بعد آنکھ ہے۔ آنکھ کا شکریہ یہ ہے کہ نامحرم سامنے آجائے تو فوراً نظر نیچی کرلیجیے۔ یہ حکم قرآن شریف کا ہے۔ کہتے ہیں کہ قرآن میں دکھاؤ، میں قرآن میں دکھا سکتا ہوں کہ جب نامحرم سامنے آجائے تو نظریں نیچی کرلو۔ اپنی بیوی چاہے کتنی ہی حسین ہو لیکن دوسرے کی بیوی زیادہ حسین معلوم ہوتی ہے، اس لیے نفس کی بات مت مانو۔

[1] ابراھیم: ۷

اور آنکھ کے بعد کان ہے۔ کان کا شکر یہ یہ ہے کہ ان کو گانا بجانا نہ سنوایا جائے۔ چند روز مجاہدہ کر لیجیے پھر جنت میں گاتے بجاتے جائیے، یہاں چند دن گانے بجانے پر صبر کر لیجیے، کانوں کو اللہ کی عبادت میں مصروف رکھیے اور گناہوں سے بچائیے۔

اور کان کے بعد ناک ہے۔ ناک سے کسی نامحرم کو نہ سونگھیے، ناک سے بعض لوگ حسینوں کو سونگھ کر ہڑپ کر لیتے ہیں، ایک جانور ہے جس کا نام اجگر یا اژدھا ہے، وہ پچاس فٹ کا ہوتا ہے، چار پانچ فٹ موٹا ہوتا ہے، چل نہیں سکتا، اپنی جگہ سے کھسک بھی نہیں سکتا، آنکھ بند کیے اپنی جگہ پڑا رہتا ہے، کوئی پرندہ قریب سے گزرا اور اس کی خوشبو محسوس ہوئی بس ناک سے زور سے سانس کھینچ کر اس کو سُڑک لیتا ہے۔ بعض لوگوں کی ناک بڑی خطرناک ہوتی ہے۔

اس کے بعد منہ ہے۔ منہ سے حلال کھاؤ، حرام سے بچو اور غیبت نہ کرو، جھوٹ نہ بولو۔ اور ہونٹوں کا شکریہ یہ ہے کہ بڑی بڑی مونچھیں نہ رکھی جائیں جس سے لب چھپ جائیں، لب کے اوپر مونچھوں کے بال نہ آنے پائیں، اگر رکھنی ہیں تو لب سے بچا کر رکھیں۔ اور گالوں کا شکریہ یہ ہے کہ گالوں کو سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیب و زینت کے ساتھ سجا کر رکھو تاکہ قیامت کے دن پیا آپ کو پیار کر لے۔

اس کے بعد دل ہے۔ دل میں گندے خیال نہ لاؤ۔ اور ٹخنے سے اوپر شلوار رکھو، پاجامہ یا شلوار یا کرتے سے ٹخنے نہ چھپاؤ۔ بس سارے احکام ادا ہوگئے اور آپ سر سے پیر تک شکر گزار ہوگئے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا حقیقی شکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ [۲] اے صحابہ! بدر میں ہم نے تمہاری مدد فرمائی جبکہ تم کمزور تھے۔ پس تم تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ۔

(حضرت والا نے بھرائی ہوئی آواز میں فرمایا کہ) میں نے شکر کا مضمون اس لیے بیان کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ، کروڑ کروڑ شکر ادا کرتا ہوں کہ آج مجھے آٹھ مہینے کے بعد مسجد میں حاضری کی توفیق دی۔ اللہ اس صحت کو برقرار اور قائم و دائم رکھے اور صحتِ کاملہ

---

۲ اٰلِ عمرٰن:۱۲۳

عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے اور اس پر شکر گزاری نصیب فرمائے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ اگر تم شکر کروگے تو ہم اور زیادہ دیں گے۔ پس اگر ہم شکر زیادہ کریں تو ہماری ہر طاقت میں برکت ہوگی۔ اس لیے شکر کے لوازم و احکام بیان کردیے۔ سر کا حکم ہوگیا کہ انگریزی بال نہ رکھیں، کانوں کا حکم ہوگیا کہ گانا نہ سنیں، ناک کا حکم ہوگیا کہ اَجگر کی طرح کسی حسین کو نہ سونگھیں، زبان کا حکم یہ ہوگیا کہ کوئی غلط بات نہ کرو، جھوٹ مت بولو، حرام نہ کھاؤ، گالوں کا حکم ہوگیا کہ سنت نبوی کے مطابق ایک مشت داڑھی رکھو، دل کا حکم ہوگیا کہ دل میں گندے خیالات مت لاؤ، اللہ کی مرضی کے خلاف دل میں سوچنا بھی اللہ کی وفاداری کے خلاف ہے کیوں کہ اگر کوئی بادشاہ کے خلاف دل میں بغاوت کے خیالات باندھ رہا ہے تو وہ بادشاہ سے تو چھوٹ جائے گا کہ وہ دل کی بات نہیں جانتا، مگر اللہ دل کی ہر بات جانتا ہے، وہ ایسے باغیوں کو سزائے سخت دیتا ہے۔ اور پاجامہ ٹخنے سے اوپر رہے، نیکر بھی نہ پہنو کہ گھٹنا کھولنا بھی نافرمانی ہے لہٰذا چاہے کھیل کود ہو، چاہے صبح کیاری میں پانی دینا ہو۔ بعض لوگ صبح نیکر پہن کر کیاریوں میں پانی دیتے ہیں اور تمام لوگ دیکھتے ہیں۔ گھٹنا کھولنا بھی نافرمانی ہے اور ٹخنہ چھپانا بھی نافرمانی ہے۔ پتلون ہو تو اس کو ٹخنوں سے اونچا پہنو۔ دفتر میں آفیسر ان کچھ کہتے ہوں تو ان کی مت سنو، بڑے سر (Sir) کی بات سنوگے تو محفوظ رہوگے۔ جو بڑے سر (Sir) یعنی اللہ تعالیٰ کی بات مانتا ہے محفوظ رہتا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ موزے پہن لو، گرمی میں ٹھنڈے اور سردی میں گرم، موزے پہننے میں کوئی حرج نہیں، موزے سے ٹخنہ ڈھانپنے سے گناہ نہیں ہوتا۔ اگرچہ موزہ کتنا ہی اونچا ہو، گھٹنے تک ہو یا ران تک ہو یہاں تک کہ سر بھی چھپ جائے۔ اس کے بعد حضرتِ اقدس مد ظلہم العالی نے محمد رمضان صاحب کو طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ رمضان صاحب ایک نظم سنائیں گے جو میری بہت پسندیدہ ہے اور میری ہی کہی ہوئی ہے جس کا ایک مصرع یہ ہے؎

اہلِ وفا کا بوریا تختِ شہاں سے کم نہیں

اس کے بعد رمضان صاحب نے حضرت والا کے اشعار پڑھے۔ حضرت والا کے اشعار بھی منظوم وعظ ہیں جن میں عشقِ الٰہی کی آگ بھری ہوئی ہے۔ افادۂ قارئینِ کرام کے لیے پیش کیے جاتے ہیں؎

میری زبانِ حال بھی میرے بیاں سے کم نہیں
میرا سکوتِ عشق بھی میری زباں سے کم نہیں

یادِ خدا کا ہر نفَس کون و مکاں سے کم نہیں
اہلِ وفا کا بوریا تختِ شہاں سے کم نہیں

ارشاد فرمایا کہ اہلِ وفا وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ہر وقت راضی رکھتا ہے اور ایک سانس بھی اللہ کو ناراض نہیں کرتا یعنی اپنی ہر سانس اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کے لیے وقف رکھتا ہے اور ایک سانس بھی ان کی نافرمانی نہیں کرتا۔ اگر احیاناً کبھی خطا ہو جاتی ہے تو سجدہ گاہ کو خونِ دل، خونِ جگر سے تر کر دیتا ہے، اور رو رو کر جب تک ان کو راضی نہیں کر لیتا چین سے نہیں بیٹھتا۔ یہ اہلِ وفا ہیں، یہ اللہ کا وفادار بندہ ہے، اہلِ وفا ہونا کوئی معمولی بات نہیں، یہ لفظ بول دینا آسان ہے، اہلِ وفا ہونا مشکل ہے، ہر سانس میں اللہ تعالیٰ کا باوفا رہنا اور ایک سانس بھی ان کو ناراض نہ کرنا بے وفاؤں کے بس کی بات نہیں، یہ صرف اہلِ وفا کا کام ہے، اس لیے اہلِ وفا بہت بڑے لوگ ہیں۔ اور اہلِ وفا کا بوریا تختِ شہاں سے کیوں افضل ہے؟ کیوں کہ اس پر اس ذاتِ پاک کا نام لیا جاتا ہے جو بادشاہوں کو تخت و تاج کی بھیک عطا کرتی ہے۔ پھر یہ بوریا تختِ شہاں سے افضل نہ ہو گا؟ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو صاحبِ وفا بنادیں، ہر سانس اپنا باوفا رکھیں اور بے وفائی سے اپنی پناہ میں رکھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا باوفا بننا بہت آسان ہے لیکن ہم نے اس کو مشکل بنا رکھا ہے۔ اوّابین نہ پڑھیے، تہجد نہ پڑھیے، اشراق و چاشت عمر بھر نہ پڑھیے، صرف ایک کام کیجیے کہ کام نہ کیجیے یعنی جس کام سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اس کام سے بچیے۔ پھر فرض، واجب اور سنتِ مؤکدہ پر ولایتِ علیا، ولایتِ عظیمہ، ولایتِ صدیقیت مل جائے گی۔ کرنے کے کام زیادہ نہیں ہیں، کام نہ کیجیے، کام کو چھوڑ دیجیے، آرام سے رہیے اور ولی اللہ بن جائیے۔ آنکھوں کا آرام یہ ہے کہ نامحرموں کو مت دیکھو، حرام چیزوں کو مت دیکھو۔ اپنا دل ہو یا کسی اور کا دل ہو دل کو اذیت دینا حرام ہے یا نہیں؟ مؤمن جب غیر عورتوں کو دیکھتا ہے تو دل کو تکلیف ہوتی ہے کہ نہیں؟ جس طرح دوسرے کے دل کو تکلیف دینا حرام ہے اسی طرح اپنے دل کو تکلیف دینا بھی تو حرام ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی ایذاؤں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ تو آپ بھی تو مسلمان ہیں لہٰذا پرائی عورتوں کو دیکھ کر اپنے دل کو تڑپانا، کلپانا اور ایذا پہنچانا کیسے جائز ہو گا؟

ان کے حضور میں مرے آنسو زباں سے کم نہیں
عشق کی بے زبانیاں لفظ و بیاں سے کم نہیں

دامنِ فقر میں مرے پنہاں ہے تاجِ قیصری
ذرّۂ درد و غم ترا دونوں جہاں سے کم نہیں

ارشاد فرمایا کہ کہنے کو تو یہ ایک ذرّہ ہے لیکن اس ذاتِ پاک کا ذرّہ ہے جو غیر محدود ہے اور غیر محدود کا ذرّہ بھی غیر محدود ہوتا ہے۔ اسی لیے بزرگوں نے اللہ کی محبت کا ایک ذرّہ مانگا ہے۔

ذرّۂ دردے دلِ عطار را

خواجہ فرید الدین عطّار رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ! اپنی محبت کا ایک ذرّہ میرے دل کو عطا فرمادے۔

فاش کیا ہے آہ نے زخمِ جگر کو بزم میں
لیکن ہماری آہ بھی زخمِ نہاں سے کم نہیں

کاشفِ رازِ دردِ دل یعنی یہ آہِ عاشقاں
راہ برِ دیگراں ہے جب رازِ نہاں سے کم نہیں

یہ بھی کرم ہے آپ کا جس کا میں اہل بھی نہ تھا
یعنی جو دردِ دل دیا دونوں جہاں سے کم نہیں

میری ندامتیں رہیں کبر سے پاسباں مری
یعنی مرا نیاز بھی نازِ شہاں سے کم نہیں

اہلِ نفاق پر گنہ جیسے مگس ہو ناک پر
مؤمن کے دل پہ ہر گنہ کوہِ گراں سے کم نہیں

رندوں کی آہ و زاریاں اخترؔ خدا کو ہیں پسند
ان کا شکستہ دل بھی پھر کرّ و بیاں سے کم نہیں

❁❁❁❁

اشک روانِ عاشقاں نجم السماء سے کم نہیں
ان کا یہ خونِ آرزو عہدِ وفا سے کم نہیں
اُن کی نظر کے حوصلے رشکِ شہانِ کائنات
وسعتِ قلبِ عاشقاں ارض و سما سے کم نہیں

یا ربّ یہ دردِ دل ترا سارے مرض کی ہے دوا
ہے یہ مرض تری عطا جو کہ شفا سے کم نہیں
جو ہے ادائے خواجگی پنہاں اسی میں ہے کرم
ان کی رضا بھی دوستو ان کی عطا سے کم نہیں

جلوۂ حق کے سامنے حیرت سے بے زباں سہی
پھر بھی سکوت عشق کا اس کی صدا سے کم نہیں
اخترؔ ہمارا دردِ دل بزم میں بے نوا سہی
لیکن کسی کی چشمِ نم اس کی نوا سے کم نہیں

❁

کٹ رہی ہے میری تنہائی مرے نغمات سے
کر رہا ہوں آہ پیہم گو ابھی ہے نارسا
لب اگر خاموش ہوں گے چشم تر ہو جائے گی
ایک دن آخر تو ممنونِ اثر ہو جائے گی
در حقیقت میری آہ خام کا ہے یہ قصور
رفتہ رفتہ پختہ ہو کر پردۂ در ہو جائے گی

(فیضانِ محبت، صفحہ نمبر: ۱۷۵)

اَلشُّکۡرُ عَلٰی تَرۡكِ الۡمَعۡصِيَةِ

۷/ ذوقعدہ ۱۴۲۱ھ مطابق ۲/ فروری ۲۰۰۱ء بروز جمعہ بوقت ۲ بجے دوپہر
بمقام مسجدِ اشرف گلشن اقبال بلاک ۲، کراچی

الحمدللہ تعالیٰ! اس جمعہ کو بھی مرشدی و مولائی حضرت عارف باللہ دام ظلہم العالی وہیل چیئر پر مسجد میں تشریف لائے اور نمازِ جمعہ ادا فرمائی۔ بعد نماز حضرت والا نے شکر کے متعلق مزید ارشادات فرمائے اور ایک خاص نعمت کی طرف توجہ دلائی کہ ترکِ معصیت نعمتِ عظمیٰ ہے جو ولایت کی ضامن ہے، اس لیے اس نعمت پر شکر بھی سب سے زیادہ کرنا چاہیے۔ بیان مختصر لیکن نہایت جامع، نہایت مفید، نہایت سبق آموز، اثر انگیز اور انوکھا تھا جو بغرض استفادہ قارئینِ کرام کی خدمت میں پیش ہے۔ (مرتب)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی اَمَّا بَعۡدُ
فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ وَلَئِنۡ کَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌ ﴿۷﴾[۳]

اگر تم شکر کروگے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم اور زیادہ دیں گے۔ جس قوّت پر شکر زیادہ کروگے، جس نعمت پر شکر زیادہ کروگے اس میں زیادتی ہوگی اور اگر شکر ادا نہیں کروگے تو اِنَّ عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌ میرا عذاب بہت سخت ہے۔ من جملہ اور نعمتوں کے ایک نعمت ہے جس کا ہم لوگوں کو خیال نہیں آتا اور وہ ہے "ترکِ معصیت" اور اس وقت اسی کا شکر ادا کرنا ہے اور اس نعمت کا تعلق محض رحمتِ الٰہیہ سے ہے، جس پر رحمت ہوتی ہے وہی گناہوں سے

۳؎ ابرٰھیم:۷

محفوظ رہتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ[۴] اے اللہ! ہم پر وہ رحمت نازل فرما جس سے ترکِ معصیت کی توفیق ہو جائے۔ معلوم ہوا کہ اصل رحمت یہ ہے۔ اور یہ جو مکانوں پر لکھ دیتے ہیں هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ[۵] تو کچھ فضل حاصل نہیں اگر معصیت میں مبتلا ہیں، نہایت ہی عذاب اور ذلت میں ہیں، مگر وہ بندے جو گناہوں سے محفوظ کیے گئے اور اگر یہ نہیں ہے تو وہ رحمت سے محروم ہے۔ معلوم ہوا کہ گناہوں کو چھوڑ دینا بہت بڑی نعمت ہے، لیکن عام لوگ گناہ چھوڑنے کو نعمت نہیں سمجھتے حالاں کہ یہ نعمتِ عظمیٰ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ولایت کی ضمانت ہے کیوں کہ بغیر متقی ہوئے کوئی اللہ کا ولی نہیں ہو سکتا اور بغیر گناہ چھوڑے کوئی متقی نہیں ہو سکتا۔ معلوم ہوا کہ ترکِ معصیت سے بڑھ کر دونوں جہاں میں کوئی نعمت نہیں کیوں کہ یہ نعمت اللہ کی دوستی میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اسی سے وہ ذات ملتی ہے جو بے مثل ہے۔ یہاں ولایت عامہ کی بات نہیں کر رہا ہوں، ولایت عامہ تو ہر گناہ گار مسلمان کو بھی حاصل ہے، یہاں ولایتِ خاصہ مراد ہے یعنی وہ تعلق خاص جو اولیاء اللہ کو عطا ہوتا ہے اور یہ تعلق موقوف ہے گناہوں کے چھوڑنے پر۔ پس ترکِ معصیت اتنی بڑی نعمت ہے جو اللہ صرف اپنے دوستوں کو دیتا ہے، یہ نعمت نہ کافر کو ملتی ہے، نہ منافق کو ملتی ہے، نہ گناہ گار مسلمان کو ملتی ہے، یہ غذائے اولیاء ہے، جس کو یہ نعمت مل گئی وہ فاسق رہ ہی نہیں سکتا، ولی ہو جاتا ہے۔ بندہ جس وقت ترکِ معصیت کا ارادہ کرتا ہے اسی وقت سے اس کی ولایت کا آغاز ہو جاتا ہے اور وہ ولی اللہ لکھ لیا جاتا ہے۔ جس دن اس نے ارادہ کر لیا کہ آج سے کوئی گناہ نہیں کروں گا، نہ آنکھوں سے نامحرموں کو دیکھوں گا، نہ کانوں سے ان کی بات سنوں گا، سارے اعضا سے فرماں بردار رہوں گا اسی وقت سے وہ ولی اللہ ہو گیا کیوں کہ اس وقت جب وہ گناہوں سے توبہ کر رہا ہے اس وقت اس کا ارادہ توبہ توڑنے کا نہیں ہے، اس لیے ارادۂ توبہ قبول ہے بشرطیکہ توبہ توڑنے کا ارادہ نہ ہو اور اگر پھر بھی وسوسہ آئے کہ میری توبہ ٹوٹ جائے گی، ہزار بار میں اپنے دست وبازو کو آزما چکا ہوں تو یہ وسوسۂ شکستِ توبہ مضر نہیں بلکہ مفید ہے، کیوں کہ یہ عبدیتِ کاملہ ہے کہ بندہ توبہ تو کر رہا ہے مگر اپنے ارادے پر اسے بھروسہ نہیں۔ کہتا ہے کہ مجھے ڈر ہے کہ

---

۴ جامع الترمذی:۲/۱۹۷(۳۵۷۰)،باب فی دعا الحفظ،ایچ ایم سعید

۵ النمل:۴۰

مجھ سے پھر گناہ نہ ہو جائے، اس لیے اے اللہ! آپ کی مدد چاہتا ہوں کیوں کہ صرف گناہوں سے بچنے والے ہی آپ کے دوست ہیں۔

معلوم ہوا کہ ترکِ معصیت سب سے بڑی نعمت ہے کیوں کہ وہ سببِ ولایت ہے اور اللہ تعالیٰ کی ولایت سب سے ارفع و اعلیٰ نعمت ہے۔ پس جب گناہ سے بچنے کی توفیق ہو تو بتائیے شکر ضروری ہے یا نہیں؟ جب ہر نعمت پر شکر ادا کرنے کا حکم ہے تو ترکِ معصیت پر کیوں شکر ادا نہیں کرتے؟ اس نعمت پر تو سب سے زیادہ شکر ادا کرنا چاہیے کیوں کہ اس نعمت کے بغیر کوئی ولی اللہ نہیں بن سکتا۔ اِنۡ اَوۡلِیَآؤُہٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ[۲] اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا کوئی ولی نہیں ہے لیکن وہ جو گناہوں سے بچتے ہیں۔ یعنی میرے ولی صرف وہ ہیں جو مجھے ناراض نہیں کرتے۔ وہ کیسے دوست ہوسکتے ہیں جو میری نافرمانی پر دلیری اور جرأت کرتے ہیں۔ اس لیے یہ نہیں فرمایا کہ تہجد پڑھنے والے یا ذکر کرنے والے یا اوّابین پڑھنے والے یا صلوٰۃِ اشراق و چاشت پڑھنے والے میرے دوست ہیں بلکہ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ فرمایا کہ میرے دوست صرف اہلِ تقویٰ ہیں۔ لہٰذا جس کو کسی گناہ کے مشغلے سے چھٹی مل جائے اس کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے تاکہ شکر کی برکت سے حسبِ وعدۂ الٰہی اور زیادہ مدد آئے اور زیادہ فضل و رحمت نازل ہو اور زیادہ توفیق ہو اور شکر کا ایک فائدہ یہ بھی ہے اگر آج ہم میں نوے فیصد تقویٰ ہے تو شکر کی برکت سے سو فیصد ہو جائے گا کیوں کہ شکر پر نعمت میں اضافے کا وعدہ ہے، لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ فرمایا کہ ہم کمّاً اور کیفاً نعمت میں اضافہ کردیں گے، جس کمیت سے متقی ہو اس کمیت میں اضافہ ہو جائے گا اور جس کیفیت سے متقی ہو اس کیفیت میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ کیفیت میں اضافہ یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کروگے اور گناہوں سے فرار اختیار کروگے اور اگر کبھی احیاناً خطا ہوگئی تو نہایت ندامت کی کیفیت طاری ہوگی۔ پس شکر سے تقویٰ میں ترقی ہوگی اور اس ترقی پر شکر کرے گا تو تقویٰ میں اور اضافہ ہوگا اور اضافہ پر شکر کرے گا تو نعمت میں مزید ترقی ہوگی اور اس طرح ترقی کا تسلسل قائم ہو جائے گا۔ پس شکر ترقی فی التقویٰ کا اور ترقی فی التقویٰ ترقی فی الولایت کا ذریعہ ہے۔

---

[۲] الانفال: ۳۴

سب سے بڑی نعمت ترکِ معصیت یعنی تقویٰ ہے۔ اس لیے اس نعمت پر شکر کرنا بھی سب سے زیادہ ضروری ہے کیوں کہ اس نعمت کے بغیر کوئی ولی اللہ نہیں بن سکتا، غیر متقی کو اللہ کی دوستی مل ہی نہیں سکتی۔ جب تقویٰ کا آغاز ہوتا ہے اسی وقت اللہ کی دوستی کا آغاز ہوتا ہے، اور متقی کے معنٰی یہ نہیں ہیں کہ اس سے کبھی گناہ ہی نہ ہو، متقی رہنا اتنا ہی آسان ہے جتنا باوضو رہنا۔ اگر وضو ٹوٹ جائے تو پھر وضو کرلو۔ اگر گناہ ہوجائے تو فوراً توبہ کرکے پھر متقی بن جاؤ۔ اوّل تو کوشش کرنے سے ان شاء اللہ گناہ بالکل چھوٹ جاتے ہیں۔ جس کے دل میں اللہ آجاتا ہے اس کو گناہوں سے شرم آتی ہے۔ میرا شعر ہے ؎

جب تجلّی اُن کی ہوتی ہے دلِ برباد میں
آرزوئے ماسوا سے خود ہی شرماتا ہے دل

لیکن اگر باوجود کوشش کے پھر گناہ ہوجائے تو توبہ کا دروازہ ابھی کھلا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ یُغَرْغِرْ[1] اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ جب تک موت کا غرغرہ نہ شروع ہوجائے اللہ بندے کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔

بہر حال توبہ سے گناہوں کی معافی تو ہوجاتی ہے لیکن شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ گناہ کبھی نہ ہو۔ اور طبیعت شریف بن جاتی ہے جب دل میں وہ حقیقی شریف یعنی اللہ آجاتا ہے، پھر غیر شریفانہ حرکت سے خود شرم آتی ہے۔ جب تک دل میں اللہ نہیں آتا یعنی جب تک اللہ تعالیٰ سے نسبتِ خاصہ حاصل نہیں ہوتی اس وقت تک گناہوں کے تقاضوں سے آدمی مغلوب ہوجاتا ہے لیکن جب دردِ دل مستقل ہوجاتا ہے، اللہ سے نسبت مستقل قائم ہوجاتی ہے، تعلق مع اللہ عَلٰی سَطْحِ الْوِلَایَةِ نصیب ہوجاتا ہے تو پھر آدمی گناہوں سے کانپتا رہتا ہے اور اس غم میں گھلتا رہتا ہے کہ کہیں مجھ سے گناہ نہ ہوجائے۔ اس لیے نافرمانی سے سخت احتیاط کرو ورنہ یہ نفس کی زندگی کی علامت ہے۔ مولانا رومی فرماتے ہیں ؎

تا ھویٰ تازہ ست ایماں تازہ نیست
کیں ھویٰ جز قفلِ آں دروازہ نیست

---

[1] جامع الترمذی: ۲/۱۹۴، باب فضل التوبة والاستغفار، ایچ ایم سعید

جب تک خواہشِ نفسانی گرم ہے اس وقت تک ایمان تازہ نہیں ہے کیوں کہ خواہشِ نفس اس بارگاہِ شاہی کے دروازۂ قرب کے لیے تالے کا کام کرتی ہے۔ گناہ اللہ کے دروازۂ قرب پر تالے کا قائم مقام ہے۔ اور اللہ کا تالا کون کھول سکتا ہے؟ اللہ کے تالے پر بھلا تمہاری کنجی لگے گی؟ اللہ کا تالا اللہ کے ذکر سے کھلتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ اَقْفَالَ قُلُوْبِنَا بِذِکْرِکَ[۸] اے اللہ! آپ کا تالا آپ کے ذکر ہی سے کھلتا ہے، جس کا تالا ہے اسی کے نام کی برکت سے کھلے گا، دنیا کی کوئی تدبیر اللہ تعالیٰ کا تالا نہیں کھول سکتی، یہ تالا ایسا ہے جس پر کوئی کنجی نہیں لگتی سوائے اللہ تعالیٰ کے نام کے اور جب تالا کھلتا ہے تب خزانہ نظر آتا ہے اور گناہ ذکر کی ضد ہے۔ پس گناہ کے ساتھ دل کے تالے کیسے کھل سکتے ہیں؟ لہٰذا گناہوں کو چھوڑو، اللہ تعالیٰ کو یاد کرو تب یہ تالے کھلیں گے اور قرب کے خزانے ہی خزانے نظر آئیں گے۔

لہٰذا سب گناہوں کو جلد از جلد چھوڑ دو اور گناہ چھوڑ کر شکر بھی کرو لیکن پھر بھی اپنے کو پاک نہ سمجھو۔ اپنا تزکیہ کرانا، گناہوں سے پاک ہونا تو فرض ہے لیکن اپنے کو پاک سمجھنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم تمہیں خوب جانتے ہیں اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّۃٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے خون اور حیض میں لتھڑے ہوئے پھر ہمارے سامنے کیا پاک بنتے ہو۔ فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ ؕ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی[۹] اپنے کو تم پاک اور مقدس نہ سمجھا کرو، ہم خوب جانتے ہیں کہ کون کتنا متقی ہے یعنی کون متقی ہے اور کون نہیں۔ معلوم ہوا کہ پاک کردن ضروری، پاک گفتن حرام یعنی اپنے کو پاک کرنا واجب ہے، لیکن خود کو پاک کہنا اور پاک سمجھنا حرام ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ حسن بھی ایک نعمت ہے۔ تو حسن کا شکریہ کیا ہے؟ سورۂ یوسف کی تفسیر میں دیکھیے۔ حضرت یوسف علیہ السلام بہت حسین تھے، اس لیے تفسیر روح المعانی میں حسن کے شکر کا طریقہ لکھا ہے۔ کیا یہ شکر ہے کہ کاجل قلو پطرہ لگا کر اپنی چٹک مٹک دکھلاؤ؟ حسن کا شکر یہ ہے کہ اپنے حسن کو کسی نافرمانی میں مبتلا نہ ہونے دے۔

---

۸ کنزالعمال: ۶۹۹/۷ (۲۰۹۹۰)، فصل رابع فی الاذان والترغیب فیہ... الخ، مؤسسۃ الرسالۃ

۹ النجم: ۳۲

اللہ پاک جس کو حسین پیدا کرے اس کا شکر یہ ہے کہ حسن کے خالق کو ناراض نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا نہ ہو اِنَّ مِنَ الْاٰیَاتِ فِیْ یُوْسُفَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ حُجَّةٌ عَلٰی کُلِّ مَنْ حَسَّنَ اللّٰهُ تَعَالٰی خَلْقَهٗ اَنْ لَّا یُشَوِّهَهٗ بِمَعْصِیَتِهٖ[۱۰] اپنی خوبصورتی کو اللہ کی معصیت میں استعمال نہ کرے۔ اور خوبصورتی ایک کلّی مشکک ہے، کلّی مشکک اس کلّی کو کہتے ہیں جس میں بہت سے درجات ہوں جیسے کوئی زیادہ حسین ہے، کوئی اس سے کم ہے، کوئی اس سے کم ہے۔ پس جس درجہ میں بھی حسن ہو اس کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں استعمال نہ کرنا حسن کا شکر ہے۔ حدیثِ پاک کی دعا ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ[۱۱] اے اللہ! آپ نے مجھے حسین خلق فرمایا، پس آپ کا احسانِ عظیم ہو گا کہ آپ میرے اخلاق کو بھی حسین کر دیجیے تاکہ اس نعمتِ حسن کو آپ کی معصیت میں استعمال کر کے اپنے اخلاق کو میں خراب نہ کروں۔ پھر اگر کوئی فاسق و فاجر اس نعمتِ حسن کو غلط استعمال کرتا ہے تو کوئی تعجب نہیں کیوں کہ وہ تو پہلے ہی خدا سے دور ہے، لیکن اگر کوئی اللہ والوں کا صحبت یافتہ مبتلائے معصیت ہو جائے تو آہ! کس قدر افسوس و تعجب کا مقام ہے۔ مولانا رومی فرماتے ہیں ؎

گر خفاشے رفت در کور و کبود

بازِ سلطاں دیدہ را بارے چہ بود

اگر چمگادڑ غلاظت اور گندگی میں لت پت ہو رہا ہو تو تعجب کی بات نہیں کیوں کہ وہ تو ظلمت پسند اور غلاظت خور ہے لیکن اگر کسی بازِ شاہی کو دیکھو جو بادشاہ کی کلائی پر رہنے والا اور نگاہِ شاہ کا فیض یافتہ ہے وہ اگر گندی نالیوں میں پیشاب چوس رہا ہے اور پاخانہ چاٹ رہا ہے تو تعجب اور افسوس کا مقام ہے۔ پس اگر فساق و فجار معصیت کے مرتکب ہیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں لیکن آہ! اگر کوئی شہبازِ معنوی، مقربِ بارگاہِ حق، اہل اللہ کا صحبت یافتہ اپنی نعمتِ حسن کو غلط استعمال کر کے مبتلائے معصیت ہو جائے تو کس قدر غم اور رونے کا مقام ہے کہ آہ! مقربِ حق ہو کر دوری کے عذاب میں مبتلا ہے۔ اس لیے ہر گناہ سے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے رہو اور

---

[۱۰] روح المعانی: ۱۳/۵۷، سورۃ یوسف من باب الاشارات، دار احیاء التراث، بیروت

[۱۱] شعب الایمان للبیہقی: ۶/۳۶۴ (۸۵۴۳)، باب فی حسن الخلق، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

کوشش کرو کہ ایک سانس بھی اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ ہونے دو۔ گناہ سے بچنے کی طاقت موجود ہے، اگر طاقت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ حکم نہ دیتے کہ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ۔[۱۲] اِتَّقُوا اللّٰہَ کا حکم اسی وجہ سے ہے کہ انہوں نے ہمیں طاقتِ تقویٰ دی ہے، مگر اسے استعمال نہیں کرتے۔ آنکھوں کو اجنبیہ عورتوں سے اور اَمردوں سے بچانا، کانوں کو ساز اور گانوں سے بچانا، ہونٹوں کو غلط کاموں سے بچانا، ہر اعضا کے احکام ہیں اور سب کی طاقت اللہ تعالیٰ نے دی ہے لیکن نفس کی محبت ہم کو زیادہ ہے بہ نسبت اللہ تعالیٰ کے۔ جب بھینس کو اپنے بچے کی محبت زیادہ ہوتی ہے تو مالک کو دودھ پورا نہیں دیتی، چار پانچ کلو مالک کو دیتی ہے اور ایک کلو بچے کے لیے بچالیتی ہے۔ اسی طرح نفس دُشمن کو خوش کرنے کے لیے ہم طاقتِ تقویٰ کو بچالیتے ہیں، طاقت کو پورا استعمال نہیں کرتے تاکہ نفس دُشمن کو مزہ آجائے حالاں کہ نفس دُشمن، بین الاقوامی دُشمن سے بھی زیادہ قوی دُشمن ہے، نفس تمہارا دُشمن ہے اور کتنا دُشمن ہے:

اِنَّ اَعۡدٰی عَدُوِّكَ فِیۡ جَنۡبَیۡكَ[۱۳]

تمہارے دُشمنوں میں سب سے بڑا دُشمن تمہارے پہلو میں چھپا ہوا ہے، اس کا نام نفس ہے جس کو خوش کرنے کے لیے بعض بے وقوف اللہ کو ناراض کردیتے ہیں۔ اس لیے ہر گناہ سے استغفار و توبہ کرو اور ہر گناہ سے بچنے کی پوری کوشش کرو۔ جو ہمت اور طاقت اللہ تعالیٰ نے گناہ سے بچنے کی دی ہے اس ہمت اور طاقت کو پورا استعمال کرو۔ گناہ سے بچنے کے لیے تین ہمتوں کی ضرورت ہے:

۱)... ایک ہمت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو دی ہے، اس کو استعمال کرو۔

۲)... دوسرے اللہ تعالیٰ سے درخواست کرو کہ اے خدا! جو ہمت تو نے تقویٰ کی دی ہے اس ہمت کو استعمال کرنے کی ہمیں توفیق دے دے۔

۳)... تیسرے خاصانِ خدا سے دعا کراؤ کہ آپ خدا کے خاص بندے ہیں، آپ میرے لیے دعا کردیجیے کہ میں فلاں فلاں گناہ چھوڑ دوں۔

۱۲؎ التوبۃ:۱۱۹

۱۳؎ روح المعانی:۱۱/۵۷، البقرۃ (۱۲۳)، ذکرہ فی باب الاشارات، دار احیاء التراث، بیروت

بعض حاضرین نے عرض کیا کہ آپ ہمارے لیے دعا فرما دیجیے تو ارشاد فرمایا میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی سب گناہ چھوڑ دینے کی توفیق دے اور میرے دوستوں کو بھی سب گناہ چھوڑنے کی توفیق دے دے۔ اے اللہ! میری اس دعا کو قبول کر لیجیے کیوں کہ آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دُعَاءُ الْمَرِیْضِ کَدُعَآءِ الْمَلٰٓئِکَةِ [۱۴] مریض کی دعا ایسی ہوتی ہے جیسے فرشتوں کی دعا ہوتی ہے۔

اے اللہ! تو اپنی نافرمانی سے انتہائی نفرت دے دے تا کہ ہم نہ دنیا میں رُسوا ہوں نہ آخرت میں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

❁❁❁❁

آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور
عمر یہ اک دن گزرنی ہے ضرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور
قبر میں میت اترنی ہے ضرور
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

(مجذوبؔ رحمۃ اللہ علیہ)

---

۱۴ شعب الایمان للبیہقی: ۵۴۱/۶ (۹۲۱۴)، فصل فی اٰداب عیادۃ المریض، دار الکتب العلمیۃ

اَلشُّکْرُ عَلَی الْاِیْمَانِ

۱۴/ ذوقعدہ ۱۴۲۱ھ مطابق ۹/ فروری ۲۰۰۱ء بروز جمعہ بوقت ڈھائی بجے دوپہر
بمقام مسجدِ اشرف گلشن اقبال بلاک ۲، کراچی

الحمدللہ تعالیٰ! مرشدنا ومولانا حضرت عارف باللہ حضرتِ اقدس مدظلہم نے اس جمعہ کو بھی مسجدِ اشرف میں نماز ادا فرمائی اور نعمتِ ایمان پر شکر ادا کرنے کی اہمیت پر نہایت مختصر، جامع اور بصیرت افروز بیان فرمایا۔ (مرتب)

فرمایا کہ گزشتہ جمعہ کو میں نے عرض کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ اگر تم شکر کروگے تو ہم تمہاری نعمتوں میں اور اضافہ کردیں گے۔ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ[۱۵] اور اگر ناشکری کروگے تو میرا عذاب بہت سخت ہے۔ تو میں نے عرض کیا تھا کہ جتنے اعضا ہیں سب کا شکر الگ الگ ہے۔

سر کا شکر سجدہ ہے اور سر سے سرکشی نہ کرنا ہے۔ آنکھوں کا شکریہ ہے کہ بدنظری نہ کرے، جس آنکھ سے اللہ کو دیکھے اس آنکھ سے غیر اللہ کو نہ دیکھے اور ویسے بھی بدنظری ایک حماقت کا گناہ ہے کہ مال پرایا اور دیکھ کر للچا رہا ہے، دیکھنے سے کہیں وہ مل جائے گا؟ ناک سے نامحرموں کو سونگھنا نہ چاہیے۔ جن باتوں کو سننے سے شریعت نے منع کیا ہے کان سے ان باتوں کو نہ سنے مثلاً گانا وغیرہ نہ سنے، اگر گانے کی آواز آرہی ہے تو کانوں میں انگلی دے لیجیے تو سنت ادا ہوجائے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کانوں میں انگلیاں دے لیتے تھے جب گانے کی آواز آتی تھی۔ اس سنت کو بھی تو ادا کیجیے، کانوں میں انگلیاں دیتے وقت نیت کرلیجیے کہ میں سنت ادا کررہا ہوں۔ لبوں کا شکریہ ہے کہ مونچھیں لبوں پر نہ آنے دیں، بڑی بڑی مونچھیں نہ رکھیے، بعض لوگوں کو مونچھیں رکھنے کا شوق ہے تو رکھیں جائز ہے، لیکن اتنی بڑی نہ رکھیں کہ لبوں پر آجائیں، لبوں کا کنارہ کھلا رہے، اور گال کا شکریہ ہے کہ ایک مشت داڑھی رکھیں اور

---

[۱۵] ابراھیم:۷

دل کا شکر یہ ہے کہ قصداً دل میں غیر اللہ نہ آنے دے، بلا قصد آجائے تو معاف ہے لیکن اس میں اپنے قصد سے مشغول نہ ہو جائے، کسی مباح کام میں دل کو لگا دے، وساوس کا آنا بُرا نہیں لانا بُرا ہے یعنی اللہ کی مرضی کے خلاف اپنے ارادے سے وساوس کا لانا گناہ ہے۔

میں نے عرض کیا تھا کہ اللہ کی ہر ہر نعمت کو سوچو کہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا، لکھایا، بیوی بچے دیے، بہت سے ہیں جو اولاد سے محروم ہیں۔ بعض کو بیوی ملی تو کٹکھنی ملی اور بعضوں کی بیوی بڑی صابرہ شاکرہ ہے، اس کا شکر کریں۔ دونوں ٹانگیں سلامت ہیں اس کا شکر کریں۔ اگر طواف کیا ہو تو یاد کرلیں کہ ان پیروں سے اللہ کے گھر کا طواف کیا ہے، جن پیروں سے اللہ تعالیٰ کے گھر کا طواف کیا ہو ان کو نامحرموں کی گلی میں نہ جانے دیں، یہ پیروں کا شکر ہے۔ سارے اعضا کا شکر یہ الگ الگ ہے۔

کچھ روز پہلے خیال آیا کہ اس جمعہ کو کیا بیان کروں تو کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ جب جمعہ قریب آتا ہے تب سمجھ میں آتا ہے، پہلے سے نہیں بتاتے۔ جب یہ جمعہ آیا تو رات ہی میں مضمون آگیا کہ ایک نعمت اور ہے جس کا احساس ہم لوگوں کو نہیں ہے اور وہ ہے ایمان کی دولت، لہٰذا ایمان کا شکر یہ ادا کرو کہ ہم لوگوں کو بلا سوال اللہ نے ایمان عطا فرمایا اور جنت کا ٹکٹ مفت میں ہمیں مل گیا۔ ماں کے پیٹ میں ہم کو پہلے مسلمان بنایا، پھر دنیا میں بھیجا۔ یہ کس قدر فضل ہے، ہم لوگوں کو وراثت میں اسلام و ایمان مل گیا۔ مسلمان گھرانے میں پیدا کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے ورنہ اگر آج کوئی کافر ایمان لے آئے خصوصاً ہندوستان میں کوئی ہندو مسلمان ہو جائے تو اس کے جینے کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ میرا ایک جاننے والا ہے، وہ ایمان لایا، پہلے سکھ تھا، اس کے ماں باپ نے اعلان کر دیا کہ یہاں نہ آئے، پاکستان بھاگ جائے ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا اور اسے وراثت سے بھی محروم کر دیا۔ کافر سے مسلمان ہونے میں کتنی مصیبت اُٹھانی پڑتی ہے، مارپٹائی الگ، جائیداد سے محروم، عزیزوں سے محروم وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے مفت میں ایمان دے دیا اور ہم مارپٹائی سے بچ گئے، جائیداد سے محرومی سے بچ گئے، ہم موروثی مسلمان ہیں، اس لیے ہر جگہ آزادی سے دندناتے پھرتے ہیں۔ اور مسلمان پیدا کر کے ایک احسانِ عظیم اور فرمایا کہ ہماری آئندہ نسلوں کو بھی مسلمان بنا دیا۔ اب قیامت تک جتنی نسلیں آئندہ آئیں گی سب مسلمان ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے سب پر احسان کیا

ہے کہ ان کو جنتی بنادیا ہے کیوں کہ مسلمان ہو کر مرتد شاذ و نادر ہی ہوتے ہیں یعنی تقریباً ہوتے ہی نہیں۔ پھر صرف مسلمان ہی نہیں بنایا بلکہ مسلمان بنا کر خوش اعتقاد بنایا، خوش عقیدہ مسلک سے تعلق عطا فرمایا۔ دنیا میں سب سے بہترین عقیدے کے جو حاملین ہیں اس گروہ میں شامل فرمایا لہٰذا ہم اس کا بھی شکر ادا کریں کہ ہم پر تو احسان فرمایا ہی کہ ہم کو مسلمان گھر میں پیدا کیا لیکن ہماری آیندہ نسلوں کا بھی انتظام فرمادیا کہ آیندہ جتنی نسل آئیں گی سب مسلمان ہوں گی۔ پس اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ ہم کو ایمان و اسلام کی دولت دینے کے لیے ہمارے ماں باپ اور آباء و اجداد کو مسلمان بنایا اور ہم کو دولتِ ایمان دے کر ہماری آیندہ نسلوں کے ایمان کا انتظام فرمایا، لہٰذا ہمارے ماں باپ اور جتنے آباء و اجداد تھے جو سبب ہوئے ہمارے ایمان کا وہ بھی ہمارے لیے نعمت ہیں اور ہماری آیندہ نسل میں جتنے مسلمان ہوں گے وہ سب بھی ہمارے لیے باعثِ شکر اور باعثِ نعمت ہیں، لہٰذا ایمان کی نعمتِ عظمیٰ پر بہت زیادہ شکر کرنا چاہیے۔ بس آج مجھے یہی مضمون بیان کرنا تھا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اس کے بعد حضرت والا کے حکم پر حضرت والا کا عارفانہ کلام جو ابھی تک غیر مطبوعہ ہے سنایا گیا۔ افادۂ قارئین کے لیے پیش ہے:

جو گزری تیری یاد میں زندگی ہے
وہی زندگی بس مری زندگی ہے
جو غفلت میں گزرے وہ کیا زندگی ہے
وہ جینا نہیں بلکہ شرمندگی ہے

فنا یاد میں تیری جو زندگی ہے
اسی کے مقدر میں پائندگی ہے
جو ہر سانس سنت کے تابع نہیں ہے
خدا کی نہیں نفس کی بندگی ہے

جو ہو کسبِ دنیا میں غافل خدا سے
دَنی زندگی ہے بری زندگی ہے
جو فرزانگی لائے اک دن تباہی
وہ کس کام کی ہائے فرزانگی ہے

رہ عشق میں عقل کانٹا ہے کانٹا
جو ہے کام کی بس تو دیوانگی ہے
ہو مطلوب جس عقل کی صرف دنیا
سمجھ لو کہ اس عقل میں تیرگی ہے

بنائیں وہ کیسے ترے دل کو مسکن
ترے دل میں جب شرک کی گندگی ہے
نہ ہوجائے جب تک کہ اخترؔ ان ہی کا
یہ کس کام کی اس کی وارفتگی ہے

❁❁❁❁

دعا

ایسی صورت جو مجھے آپ سے غافل کردے
اے خدا اس سے بہت دور مرا دل کردے
اپنی رحمت سے تو طوفان کو ساحل کردے
ہر قدم پر تو مرے ساتھ میں منزل کردے
اے خدا دِل پہ مرے فضل وہ نازل کردے
جو مرے دردِ محبت کو بھی کامل کردے

اُمورِ عشرہ برائے اصلاحِ معاشرہ

از محی السنۃ حضرتِ اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

یعنی وہ دس اُمور (کام) جن کے التزام سے دین کے
دوسرے احکام کی پابندی کی توفیق ان شاءاللہ تعالیٰ ملے گی۔

۱۔ تقویٰ اور اخلاص کا اہتمام۔ تقوی کا خلاصہ یہ ہے کہ فرائض وواجبات و سننِ مؤکدہ کی پابندی کرنا اور ممنوعات سے بچنا۔ اخلاص کا حاصل یہ ہے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ہی کرنا۔

۲۔ ظاہری گناہوں میں سے بدنگاہی، بدگمانی، غیبت، جھوٹ، بے پردگی اور غیر شرعی وضع قطع رکھنے سے خصوصاً بچنا۔

۳۔ اخلاقِ ذمیمہ (برے اخلاق) میں سے بے جا غصہ، حسد، عُجب، تکبر، کینہ اور حرص و طمع پر خصوصی نگاہ رکھنا۔

۴۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا انفراداً واجتماعاً بہت اہتمام رکھنا۔ ان کے احکام اور آداب کو بھی معلوم کرنا۔ فضائلِ تبلیغ میں سے حدیث نمبر ۳ تا ۷ کو بار بار پڑھنا بالخصوص حدیث نمبر ۵ کو۔

۵۔ صفائی ستھرائی کا التزام رکھنا۔ بالخصوص دروازوں کے سامنے جن میں مساجد و مدارس کے دروازے خصوصاً توجہ کے مستحق ہیں ان کے سامنے زیادہ اہتمام صفائی کا رکھنا۔

۶۔ نماز کی سنن میں سے قرأت، رکوع، سجدہ اور تشہد میں انگلی اٹھانے کے طریقے کو سیکھنا۔ نیز اذان واقامت کی سنن کو توجہ سے معلوم کرکے ان پر عمل کی مشق کرنا۔

www.khanqah.org

۷۔ سنن ِعادات کا بھی خاص خیال رکھنا مثلاً کھانے پینے، سونے جاگنے، ملنے جلنے وغیرہ مسنون طریقے پر عمل کرنا۔

۸۔ کم از کم ایک رکوع کی تلاوت روزانہ کرنا اور اس میں کلامِ پاک کے حُسن و جمال کی زیادہ سے زیادہ رعایت کرنا۔ یعنی قواعدِ اخفاء و اظہار، معروف و مجہول وغیرہ کا لحاظ رکھنا اور درود شریف کم از کم ۱۱ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھنا یا ایک تسبیح کسی نماز کے وقت تین سو مرتبہ روزانہ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

۹۔ پریشان کن حالات و معاملات میں یہ سوچ کر شکر کرنا کہ اس سے بڑی مصیبت و پریشانی میں مبتلا نہیں ہُوا۔ مثلاً بخار آنے پر یہ سوچنا کہ پیشاب تو بند نہیں ہُوا ہے، فالج، جنون اور قلبی امراض سے تو بچا ہُوا ہوں۔ نیز یہ اعتقاد رکھنا کہ بیماری سے گناہ معاف ہو رہے ہیں یا اس پر اجر و ثواب ہو گا۔

۱۰۔ اپنے شب و روز کے اعمال کا شرعی حکم معلوم کرنا جن کا علم نہیں ہے کہ آیا وہ اوامر یعنی فرض، واجب، سُنتِ مؤکدہ، سُنتِ غیر مؤکدہ، مستحب و مباح میں سے ہیں یا نواہی یعنی کفر و شرک، حرام، مکروہ تنزیہی یا تحریمی میں سے اور جو اعمال خدانخواستہ منکرات میں سے معلوم ہوں ان کو جلد از جلد ترک کرنا۔

❁❁❁❁

نقشِ قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

www.khanqah.org

اس وعظ سے کامل نفع حاصل کرنے کے لیے یہ دستور العمل کیمیا اثر رکھتا ہے

دستور العمل

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

وہ دستور العمل جو دل پر سے پردے اٹھاتا ہے، جس کے چند اجزاء ہیں، ایک تو کتابیں دیکھنا یا سننا۔ دوسرے مسائل دریافت کرتے رہنا۔ تیسرے اہل اللہ کے پاس آنا جانا اور اگر ان کی خدمت میں آمدورفت نہ ہو سکے تو بجائے ان کی صحبت کے ایسے بزرگوں کی حکایات و ملفوظات ہی کا مطالعہ کرو یا سن لیا کرو اور اگر تھوڑی دیر ذکر اللہ بھی کر لیا کرو تو یہ اصلاحِ قلب میں بہت ہی معین ہے اور اسی ذکر کے وقت میں سے کچھ وقت محاسبہ کے لیے نکال لو جس میں اپنے نفس سے اس طرح باتیں کرو کہ:

> ”اے نفس! ایک دن دنیا سے جانا ہے۔ موت بھی آنے والی ہے۔ اُس وقت یہ سب مال و دولت یہیں رہ جائے گا۔ بیوی بچے سب تجھے چھوڑ دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے واسطہ پڑے گا۔ اگر تیرے پاس نیک اعمال زیادہ ہوئے تو بخشا جائے گا اور گناہ زیادہ ہوئے تو جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا جو برداشت کے قابل نہیں ہے۔ اس لیے تو اپنے انجام کو سوچ اور آخرت کے لیے کچھ سامان کر۔ عمر بڑی قیمتی دولت ہے۔ اس کو فضول رائیگاں مت برباد کر۔ مرنے کے بعد تو اُس کی تمنا کرے گا کہ کاش! میں کچھ نیک عمل کر لوں جس سے مغفرت ہو جائے۔ مگر اس وقت تجھے یہ حسرت مفید نہ ہو گی۔ پس زندگی کو غنیمت سمجھ کر اس وقت اپنی مغفرت کا سامان کر لے۔“

www.khanqah.org

کسی کی نعمت استعمال کر کے اس کا شکر ادا نہ کرنا خلافِ اخلاق اور انسانیت سے گرا ہوا فعل ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں استعمال کر کے ان پر شکر ادا کرنا انسان کے ذمہ خدا کا حق ہے۔ لیکن یہ حق اسی وقت ادا ہو سکتا ہے جب انسان نعمت استعمال کر کے نعمت دینے والے محسن کو ایک لمحۂ حیات بھی ناراض نہ کرے۔

شیخ العرب والعجم مجددِ زمانہ عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ وعظ ''حقیقتِ شکر'' تین مواعظ کا مجموعہ ہے۔ حضرت والا فالج کی بیماری کے آٹھ ماہ بعد جمعہ کی نماز ادا کرنے مسجد حاضر ہوئے تو اس حاضری کے شکرانہ کے طور پر ایک مختصر وعظ فرمایا، اس سے اگلے دو جمعہ بھی اسی موضوع پر بیان فرمایا جو اس مجموعہ میں شامل ہیں۔ ان مواعظ میں حضرت والا نے جسمانی نعمتوں اور ایمان کی نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے پر جس طرح مفصل بیان فرمایا اس کی افادیت سے انکار ممکن نہیں۔

www.khanqah.org

ناشر